سوال

بارے (524)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ٹ لائف انشورنش کارپوریشن آف پاکستان (بیمہ زندگی) والوں کا واسطہ پڑا۔ بہر کیف انہوں نے بیمہ زندگی کے بارے مجھے کئی دلائل دیئے :

1)۔

2)۔

3)۔

4)۔

5)۔

6)۔

7)۔

یہ سب دلائل محکمہ انشورنش کی جانب سے دیئے گئے۔ بیمہ زندگی کا کاروبار ناجائز ہونے کی صورت میں عقلی دلائل اور فقہی رو سے مفصل تحریر فرما کر جواب سے مستفیض فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ﷲ!

نہ (۱) کسی عمل کے حق ودرست ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ کتاب وسنت کے موافق، اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری پر مشتمل ہو قرآن مجید میں ہے :

ءامَنُوٓا أَطِيعُوا ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا ٱلرَّسُولَ وَلَا تُبۡطِلُوٓا أَعۡمَٰلَكُمۡ --محمد 33

مسلمانو! تم اللہ کی اور اس کے رسول کی تابعداری کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کیا کرو'' رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے :

ع ج1 ص287

نے کوئی ایسا کام کیا جو ہمارے امر (شریعت) میں موجود نہیں وہ مردود ہے'' ''نیک'' ہونے سے عمل حق ودرست نہیں بنتا مثلاً کوئی آدمی کسی بیوہ کی جنسی خواہش پوری کرنے کی نیت سے اس کے مطالبہ پر اس کے ساتھ وطی کرتا ہے تو اس نیک نیتی کی بنا پر اس کی یہ وطی حق ودرست نہیں بنے گی بلکہ زنا کی زنا ہی رہے

رْهَمُ رِبًا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ زَنْيَةً» مشکوۃ باب الربا

ا ایک درہم جس کو کوئی آدمی کھاتا ہے جبکہ وہ جانتا ہے چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے''

عْمَالُ بِالنِّيَّاتِ آخری حصہ میں رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کا ذکر فرمایا ہے جس سے پتہ چلتا ہے ''اعمال کا دارومدار نیت پر ہے'' میں مراد اعمال صالحہ ہیں اور معلوم ہے کہ سود اعمال صالحہ میں شامل نہیں اعمال سیئہ میں شامل ہے لہٰذا نیک نیتی والی بات اس اثناء میں پیش کرنی بے محل ہے۔ اللہ تعالیٰ واقعی مفسد اور

ن ٱلرِّبَوٰٓاْ إِن كُنتُم مُّؤۡمِنِينَ ۔ فَإِن لَّمۡ تَفۡعَلُواْ فَأۡذَنُواْ بِحَرۡبٖ مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ --بقرۃ 278

تو اللہ تعالیٰ نے بتادیا کہ سود نہ چھوڑنے والے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ ولڑائی کر رہے ہیں اور واضح ہے ایسے لوگ مفسد ہی ہوسکتے ہیں مصلح نہیں ہوسکتے نیت خواہ وہ کتنی ہی نیک بنالیں۔

ی کے بیمہ نہ کرانے والوں کے مرنے کے بعد ان کے وارثوں کو کچھ نہ دینے سے ان کی ''پسماندگان میت کی فائدہ رسانی مقصود ہے جو نیک نیت ہے سود خوری اور سود خورانی مقصود نہیں'' والی بات کا بھرم بھی کھل جاتا ہے۔

2)۔

3)۔

4)۔

5)۔

6)۔

،ٹوں -

:آپ کا فرمان ''علم سے استفادہ حاصل کرنا نوع انسان کا حق ہے ''بجا مگر جس علم سے فائدہ حاصل کرنے کو شریعت نے گناہ قرار دیا ہو اس سے فائدہ حاصل کرنا نوع انسان کا حق نہیں مثلاً علم سحر آپ علم سحر سے استفادہ نہیں کر سکتے کیونکہ شریعت نے اس کو کفر و گناہ قرار دیا ہے

، لشَّيٰطِينَ كَفَرُواْ يُعَلِّمُونَ لنَّاسَ لسِّحۡ رَ - وَلَقَدۡ عَلِمُواْ لَمَنِ شۡ ترَىٰهُ مَا لَهُۥ فِي ر لۡأٓخِرَةِ مِنۡ خَلَٰقٖ --بقرة102

لمیمان نے کفر نہیں کیا ہاں شیاطین نے کفر کیا لوگوں کو جادو سکھاتے تھے حالانکہ یقیناً جان چکے تھے کہ جو شخص اس کو لے گا قیامت میں اس کے لیے سول اللہﷺ نے بھی سحر کو السبع الموبقات (سات ہلاک کر دینے والے گناہوں) میں شمار فرمایا ہے تو جس طرح علم سحر سے فائدہ اٹھانا نوع انسان کا حق نہیں با

ت کے مادی وسائل کو استعمال کرنا بھی اس کا حق ہے ''بھی بجا مگر جن مادی وسائل سے شریعت نے منع فرما دیا ان کو استعمال کرنا اس (بنی نوع انسان) کا حق نہیں مثلاً خمر وخنزیر کی تجارت، کاروبار عصمت فروشی چوری اور ڈکیتی مادی وسائل میں شامل ہیں مگر ان کو استعمال کرنا نوع انسانی کا حق نہیں کیونکہ ا

بھئے اگر کوئی اباحی ذہن رکھنے والا کہے ''ماں، بہن، بیٹی، بھتیجی، بھانجی، خالہ، پھوپھی، مملوکہ لونڈی اور بیوی تمام جنسی خواہش پورا کرنے کے وسائل ہیں اور جنسی خواہش کو پورا کرنے کے وسائل استعمال کرنا نوع انسان کا حق ہے ''تو آپ کا جواب کیا ہوگا؟ یہی نا کہ بیوی اور مملوکہ لونڈی کے علاوہ کو استعمال ک

ِوجِهِمۡ حَٰفِظُونَ ۔ إِلَّا عَلَىٰٓ أَزۡ وَٰجِهِمۡ أَوۡ مَا مَلَكَتۡ أَيۡ مَٰنُهُمۡ فَإِنَّهُمۡ غَيۡرُ مَلُومِينَ ۔ فَمَنِ بۡ تَغَىٰ وَرَآءَ ذَٰلِكَ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ر عَادُونَ --المؤمنون 5.6.7

جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں حتیٰ کہ اپنی عورتوں اور باندیوں کے سوا کسی سے نہیں ملتے ان پر کوئی ملامت نہیں ہاں جو لوگ اس کے سوا اور طریق اختیار کرتے ہیں وہی حدود سے بڑھنے والے ہیں''

ل ''کیا اس سے (بیمہ سے) صرف ترقی یافتہ ممالک ہی فائدہ لیں یا ہم بھی اس کاروبار سے فائدہ لے لیں؟ ''تو اس کے جواب میں یہی عرض کروں گا آپ ہی فرمائیں ''کیا خمر وخنزیر کی تجارت، کاروبار عصمت فروشی، چوری، ڈکیتی، کاروبار سحر اور دیگر حرام اشیاء سے صرف ترقی یافتہ ممالک ہی فائدہ لیں یا ہم بھی

تُمۡ فِي شَيۡ ءٖ فَرُدُّوهُ إِلَى للَّهِ وَ لرَّسُولِ --النساء59

ر کسی معاملے میں تم میں جھگڑا پڑے تو اس کو اللہ اور رسول ﷺ کی طرف پھیرو''

تو بات بالکل واضح ہے کہ سود بیمہ یا سود غیر بیمہ سے ترقی یافتہ ممالک یا غیر ترقی یافتہ ممالک فائدہ لیں خواہ نہ لیں ہم اس کاروبار سے فائدہ نہیں لے سکتے کیونکہ کتاب وسنت نے اس کاروبار کو حرام قرار دیا ہے جیسا کہ خمر وخنزیر کی تجارت سے کوئی ترقی یافتہ ملک فائدہ لے یا نہ لے ہم خمر وخنزیر کی تجارت والا کاروبا

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[احکام ومسائل]

[خرید وفروخت کے مسائل ج1ص361]

[محدث فتویٰ]